زبان کی حفاظت

حافظ عبدالمنان سعید
معلم جامعہ سلفیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد:

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم. ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید (القرآن)

نہیں ہیں وہ نکالتے کوئی لفظ مگر ان کے پاس فرشتے ہیں لکھنے والے۔ اس آیت میں زبان کی حفاظت ونگہداشت کا ذکر ہوا ہے۔ اسی آیت کی روح سے مَیں چند باتیں لکھنے چلا ہوں۔ کیونکہ زبان بولنے کا آلہ ہے۔ جو کہ ہمارے منہ کے اندر محفوظ ہے۔ اور ہمارے حرکت دینے سے یہ آلہ حرکت میں آتا ہے۔ خواہ ہم اسے صحیح حرکت دے لیں یا غلط حرکت دے لیں اس کی تھوڑی سی حرکت سے ہم بہت سی نیکیاں کما سکتے ہیں اور اس کے برعکس ہم اس کی تھوڑی سی حرکت سے برائیوں کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔

اس کی معمولی حرکت سے نیکیاں کمانے کی مثال اس طرح ہے کہ جب ہم اس کو نبی مکرمؐ کے حکم کے مطابق حرکت دیں گے تو بہت سی نیکیاں کما سکتے ہیں۔ کیونکہ نبیؐ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (احزاب)

نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ اگر ایک آدمی ایک دفعہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اس کیلئے جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے اور وہ ایسا درخت ہے کہ اس کی چھاؤں کے نیچے ایک تیز گھوڑ سوار سو سال تک گھوڑا دوڑا تا رہے تو اس کی چھاؤں ختم نہیں ہوتی۔ اور اسی طرح نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ ہر وہ آدمی جو پانچ فرض نمازوں کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمدللہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے تو یہ کل ڈیڑھ سو ہو جاتے ہیں۔ تو اس کو ہر ایک مرتبہ پڑھنے کے مقابلہ میں دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور یہ کل پندرہ سو نیکیاں بن جاتی ہیں (نسائی)

اور اسی طرح ایک حدیث میں تھکاوٹ کو دور کرنے کا طریقہ بھی یہی وظیفہ بتایا ہے کہ جب حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے نبی مکرمؐ سے غلام کا سوال کیا تو نبی ﷺ نے جواب دیا کہ سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کا وظیفہ کرنے سے تھکاوٹ دور ہو جائے گی (نسائی)

اسی طرح قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح نبی مکرمؐ پر اسی زبان سے ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔

اب ہم نے دیکھنا ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

نہیں ہے جن اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد مگر میری عبادت۔

تو اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت ہے اور زبان بھی اللہ ہی کی عطا کی ہوئی ایک نعمت ہے۔ تو اس کا بھی تو پھر مقصد اللہ ہی کو پکارنا ہے۔ جبکہ آج ہم اس کے بالکل برعکس کر رہے ہیں۔ مثلاً اسی زبان کے ساتھ اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً (القرآن)

اور اسی طرح نبی مکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ کی اسی زبان سے گستاخی کی جاتی ہے جبکہ نبی مکرم کا فرمان ہے کہ:

علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین المھدیین

لازم پکڑو میری اور خلفائے راشدین مھدیین کی سنت کو۔

جب کہ آج اسکے برعکس ہو رہا ہے مثلاً صحابہ اکرامؓ پر طعن اور گالی گلوچ کی جاتی ہے۔ جبکہ صحابہ کرامؓ کے ایمان میں دور تک بھی شک کا شائبہ نہیں۔ کیونکہ نبی مکرمؐ نے فرمادیا کہ الصحابۃ کلھم عدول

صحابی تمام کے تمام عادل ہیں۔ اور ہمارے جیسا ایک ناقص ایمان وعلم والا ان کے خلاف

زبان دراز کرتا ہے۔ مثلاً کوئی کہتا ہے کہ حضرت علیؓ کا حق خلافت پہلے تھا تو نعوذ باللہ حضرت ابوبکر صدیق وعمرؓ نے ان پر زیادتی کی۔ اور کوئی یزید کو برا بھلا کہتا ہے جبکہ ہمارے مسلمان ہونے کے ناطے یہ کلمات ہمیں زیب نہیں دیتے۔ کیونکہ ایک آدمی کا صحابی کے خلاف آواز اٹھانا یا اس کے ساتھ کوئی اور عمل کرنا اس کی دین ودنیا کی تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ جیسا کہ ایک آدمی کے بارے میں آتا ہے کہ اس نے حضرت عثمان غنیؓ کے منہ پر طمانچہ مارا تھا۔ اس نے بارہا معافی مانگی تھی لیکن آخر اس نے خود کہہ دیا کہ یہ ایسا سنگین جرم ہے کہ معلوم ہوتا ہے اس کی مجھے معافی نہیں ملے گی۔ صحابہ کرامؓ وہ ہستیاں ہیں کہ جو نبی مکرمؐ کے اشارات اور ارشادات پر جان و مال قربان کر دیتے تھے جیسا کہ جنگوں کے موقع پر صحابہ کرامؓ اپنا سارے کا سارا سامان لاکر پیش کر دیتے تھے اور اسی طرح جنگ میں خود حاضر ہوتے تھے۔ اور جان قربان کر دینے میں دریغ نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ متعدد جنگوں میں متعدد واقعات ملتے ہیں۔ اور اسی طرح اپنی رشتہ داریاں بھی قربان کر دیتے تھے جیسا کہ جنگ بدر کے موقع پر جب عروہ ثقفی سفیر بن کر آتا ہے تو اس کا ہاتھ نبی مکرمؐ کی داڑھی مبارک کو لگ جاتا ہے۔ تو اس کو ہٹانے کیلئے اسی کا بھتیجا تلوار مارتا ہے لیکن ہم ان مقدس ہستیوں پر تبرا بازی کرتے ہیں جبکہ نبی مکرمؐ نے فرمایا:

لاتسبوا اصحابی فان اصحابی کالنجوم (الحدیث)

کہ میرے صحابہ کو گالیاں نہ دو وہ ستاروں کی طرح ہیں۔ اور وہ واقعتاً ہی ستاروں کی طرح تھے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو ہمارے لئے کسوٹی قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے:

فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا

اگر تم ان جیسا ایمان لاؤ گے تو ہدایت یافتہ ہو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقدس ہستیوں پر طعن و تشنیع کرنے سے محفوظ فرمائے آمین۔

اسی طرح قرآن اور حدیث ہمیں عام زندگی میں بھی زبان کے غلط استعمال سے روکتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں پر لعنت کی ہے۔

لعنت الله علی الکاذبین

اللہ تعالیٰ کی جھوٹوں پر لعنت ہو

اور اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے ہمیں سچ بولنے کی تلقین کی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

قولوا اقولا سدیدا

کہ سیدھی سیدھی بات کرو۔ اور اسی طرح سچوں کے ساتھ چلنے کا حکم دیا ہے۔ کونوا مع الصادقین۔ کہ سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اور اسی طرح سب سے بڑا جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے (الحدیث) جبکہ ہم ہر وقت جھوٹ بولتے ہیں اور یہاں تک کہتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر ہمارا کاروبار ہی نہیں چلتا۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صحابہ کرامؓ کاروبار نہیں کرتے تھے۔ اور اسی طرح ہماری ریاست بھی جھوٹ پر مبنی ہے۔ جو سب سے بڑا جھوٹا ہے وہ ہی سب سے بڑا اور کامیاب سیاستدان ہے۔ جبکہ حدیث میں حضرت بھذ بن حکیم اپنے والد اور دادا کے واسطہ سے نبی مکرمؐ سے بیان کرتے ہیں کہ:

ویل الذی یحدث فیکذب لیضحک به القوم ویل له ثم ویل له (نسائی)

کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو ہنسائے اس کے لئے ہلاکت ہے تین مرتبہ فرمایا جبکہ ہمارا تو تکیہ کلام ہی جھوٹ اور گالی گلوچ پر مبنی ہے اور اسی طرح زبان سے دوسروں کو تنگ کرنا یہ ہمارا رویہ ہے۔

جبکہ حدیث اس کے برعکس ہے نبی مکرمؐ نے فرمایا:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه یده

کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ ہوں۔ اسی طرح سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ اور یہ مشاہدے کی بھی بات ہے کہ ایک جھوٹ (ہم مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ہم ہر وقت جھوٹ بولتے ہیں جبکہ نبیؐ نے جھوٹ کو منافق کی علامتوں میں سے گنوایا ہے (الحدیث) کو چھپانے کیلئے بہت سے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے:

الصدق ینجی و الکذب یهلک

کہ سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ اور اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو لوگ ساز وغیرہ سنتے ہیں ان کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا قیامت کے دن تو کب گانے والے خود اسے محفوظ رہیں گے۔ جبکہ عالم یہ ہوگا کہ انسان کا ہر اعضاء اس کے خلاف گواہی دے گا۔ اور زبان کو بند کر دیا جائے گا۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی مکرمؐ نے فرمایا:

علیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر فان البر یهدی الی الجنة فما یزال الرجل یصدق یتحری الصدق حتی یکتب عند الله صدیقا ایاکم و الکذب فان الکذب یهدی الی الفجور فان الفجور یهدی الی

(… نمبر 34 …)